72201 ـ قریب المرگ شخص کے پاس سورۃ یس کی تلاوت کرنا

سوال

میں نے سوال نمبر (21870) کے جواب میں پڑھا ہے کہ: (اگر کوئی مسلمان شخص قریب المرگ ہو تو قریب بیٹھا ہوئے شخص کے لیے اس پر سورۃ یس کی تلاوت کرنی مشروع ہے، کیونکہ اس سے روح نکلنے میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے، کیا اس کی کوئی دلیل بھی ہے) ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جمہور علماء کرام (جن میں احناف، شافعیہ، اور حنابلہ شامل ہیں) کا مسلك ہے کہ قریب المرگ شخص کے پاس سورۃ یس کی تلاوت کرنی مستحب ہے، انہوں نے بعض دلائل سے استدلال کیا ہے، لیکن یہ سب دلائل ضعیف ہیں:

مسند احمد اور ابو داود میں معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنی اموات پر یس پڑھا کرو "

مسند احمد حدیث نمبر (19789) سنن ابو داود حدیث نمبر (3121).

یہ حدیث ضعیف ہے، اسے امام نووی رحمہ اللہ نے " الاذکار" میں ضعیف قرار دیا ہے.

اور " التلخیص " میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ابن قطان نے اس کی علت اضطراب اور موقوف اور ابو عثمان اور اس کے باپ کے مجھول ہونا بیان کیا ہے، اور ابن العربی نے دار قطنی سے نقل کیا ہے کہ اس حدیث کی سند ضعیف اور متن مجھول ہے، اور اس باب میں کوئی بھی حدیث صحیح نہیں " انتہی.

دیکھیں: التلخیص (2 / 104).

اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے ارواء الغلیل میں ضعیف قرار دیا ہے.

دیکھیں: ارواء الغلیل (688).

اور امام احمد نے صفوان رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں مجھے مشائخ نے بیان کیا کہ وہ غضیف بن الحارث الثمالی (جو کہ صحابی ہیں) کی موت کے وقت ان کے پاس حاضر ہوئے تو وہ کہنے لگے: کیا تم میں سے کوئی یس کی تلاوت کرتا ہے ؟

تو صالح بن شریح السکونی نے سورۃ یس کی تلاوت شروع کی اور جب وہ چالیس آیت کی تلاوت کر چکے تو ان کی روح قبض ہوگئی، راوی کہتے ہیں: تو مشائخ کہا کرتے تھے: جب میت کے پاس سورۃ یس کی تلاوت کی جائے تو اس کی بنا پر اس سے تخفیف ہو جاتی ہے.

صفوان رحمہ اللہ کہتے ہیں: اور عیسی بن معتز نے ابن معبد کے پاس سورۃ یس کی تلاوت کی تھی "

مسند احمد (4 / 105) حدیث نمبر (16521).

اور " الاصابۃ " میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس کی سند حسن ہے.

دیکھیں: الاصابۃ (5 / 324).

اور مزید تفصیل کے لیے آپ المجموع للنووی (5 / 105) اور شرح المنتھی الارادات (1 / 341) اور حاشیۃ ابن عابدین (2 / 191) کا بھی مطالعہ کریں.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے:

" اور موت کے بعد میت پر قرآن مجید کی تلاوت بدعت ہے، بخلاف قریب الموت شخص کے، کیونکہ قریب المرگ شخص پر سورۃ یس کی تلاوت کرنا مستحب ہے " انتہی.

دیکھیں: الاختیارات صفحہ نمبر (91).

علماء کا کہنا ہے کہ اس کے مستحب ہونے کا سبب یہ ہے کہ:

یہ سورۃ توحید اور روز قیامت دوبارہ اٹھنے اور توحید پر مرنے والے شخص کے لیے جنت کی خوشخبری پر مشتمل ہے، جو کہ درج ذیل آیت میں بیان کی گئی ہے:

کاش میری قوم کو بھی علم ہو جاتا کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا ہے .

تو اس سے روح خوش ہو جاتی ہے اور اس کا نکلنا آسان ہو جاتا ہے.

دیکھیں: مطالب اولی النھی (1 / 837).

اور امام مالك رحمہ اللہ نے قریب المرگ شخص کے پاس سورۃ یس یا کوئی اور سورۃ تلاوت کرنا مکروہ کہا ہے، کیونکہ اس سلسلے میں جو احادیث وارد ہیں وہ ضعیف ہیں، اور اس لیے بھی کہ یہ (مدینہ کے) لوگوں کا عمل نہیں ہے.

دیکھیں: الفواکہ الدوانی (1 / 284) شرح مختصر خلیل (2 / 137)

اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی " احکام الجنائز " میں کہتے ہیں:

" اور رہا مسئلہ اس (یعنی قریب المرگ شخص) کے پاس سورۃ یس کی قرآت کا، اور اس کا رخ قبلہ کی جانب کرنے کا تو اس میں کوئی بھی صحیح حدیث نہیں ملتی " انتہی.

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا:

کیا قریب المرگ شخص کے پاس سورۃ (یس) کی تلاوت کرنا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" قریب المرگ شخص کے پاس سورۃ (یس) کی تلاوت کرنے کے متعلق معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث آئی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنے مرنے والوں پر سورۃ یس کی تلاوت کیا کرو "

کچھ لوگوں نے اسے صحیح قرار دیا اور خیال کیا ہے اس کی سند جید ہے، اور ابو عثمان نھدی عن معقل بن یسار کی روایت میں سے ہے، اور بعض دوسرے لوگوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ راوی ابو عثمان نھدی نہیں بلکہ کوئی اور مجھول شخص ہے.

چنانچہ اس سلسلے میں معروف حدیث ابو عثمان کی جہالت کی بنا پر ضعیف ہے، اس لیے مرنے والوں پر سورۃ یس کی تلاوت کرنا مستحب نہیں، اور جو شخص اسے مستحب کہتا ہے اس نے حدیث صحیح ہونے کے خیال سے اسے مستحب قرار دیا ہے.

ليكن مريض كے پاس قرآن مجيد پڑھنا ايك اچھی چيز ہے، ہو سكتا ہے اللہ تعالی اس سے مريض كو فائدہ دے، ليكن سورۃ يس كی تخصيص كر لينا يہ صحيح نہيں، اس ميں وارد شدہ حديث ضعيف ہے، لہذا سورۃ يس كی تخصيص كرنے كی كوئی وجہ نہيں " انتہی.

ديكھيں: فتاوی ابن باز (13 / 93).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے دريافت كيا گيا:

كيا قريب المرگ كے پاس سورۃ (يس) كی تلاوت كرنا سنت سے ثابت ہے يا نہيں ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" قريب المرگ شخص كے پاس سورۃ (يس) كی تلاوت بہت سے علماء كرام كے ہاں سنت ہے، كيونكہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اپنے مرنے والوں پر يس كی تلاوت كيا كرو "

ليكن يہ حديث صحيح نہيں، بعض علماء نے اس ميں كلام كی اور اسے ضعيف قرار ديا ہے، تو جس نے اس حديث كو صحيح كہا ہے اس كے ہاں سورۃ يس كی تلاوت سنت ہے، اور جس نے اس حديث كو ضعيف قرار ديا ہے اس كے نزديك سنت نہيں, واللہ اعلم " انتہی.

ديكھيں: فتاوی ابن عثيمين (17 / 72).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كا يہ بھی كہنا ہے:

" اپنے مرنے والوں پر يس كی تلاوت كرو "

يہ حديث ضعيف ہے، اس ميں كچھ ضعف پايا جاتا ہے، اور اگر حديث صحيح ہو تو پھر سورۃ يس تلاوت كرنے كی جگہ اور وقت وہ ہے جب ميت حالت نزع ميں ہو، تو اس پر سورۃ يس كی تلاوت كی جائے، اہل علم كا كہنا ہے:

اس ميں فائدہ يہ ہے كہ روح آسانی سے نكل جاتی ہے، كيونكہ اس سورۃ ميں يہ آيت اور فرمان باری تعالی ہے:

كہا گيا تو جنت ميں داخل ہو جا، اس نے كہا كاش ميری قوم كو بھی يہ علم ہو جاتا كہ ميرے رب نے مجھے بخش ديا ہے، اور مجھے باعزت لوگوں ميں سے كر ديا ہے .

تو اگر یہ حدیث صحیح ہو تو قریب المرگ شخص کے پاس سورۃ یس پڑھے، لیکن قبر پر پڑھنے کی تو کوئی اصل نہیں ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (17 / 74).

واللہ اعلم .